مُراسلات

ہمارا سفر بلرام پور

بلرام پور کے جلسہ وغیرہ کی مختصر رپورٹ گذشتہ اشاعت میں اخبار احمدیہ کی ذیل میں ہدیۂ ناظرین ہو چکی ہے اب مولوی عبدالحق صاحب نے اس سفر کی مفصل روئیداد لکھکر برائے اشاعت دی ہے۔ جو اپنی شان خصوصی کے لحاظ سے بالکل نرالی ہے۔ اور از حد دلچسپ۔ امید کہ یہ ناظرین کے لئے خاص فوائد کا موجب ہوگی۔ (ایڈیٹر)

بلرام پور ضلع گونڈہ (اودھ) میں ایک شہر ہے۔ جہاں ہمارے دوست بھیا شیخ بہادر صاحب ان لوگوں میں سے ایک ہیں جو اپنے سینے میں دردِ اسلام سے بھرا ہوا قلب رکھتے ہیں۔ انکی تحریک پر خاکسار اور مولوی خدا بخش صاحب مالک احمدیہ پرنٹنگ ورکس آریوں کی غلط بیانیوں کے ازالہ کے لئے جو وہ اکثر اسلام اور بانیٔ اسلام کے متعلق کرتے رہتے ہیں روانہ بلرام پور ہوئے۔ لکھنؤ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ بلرام پور کی طرف جانیوالی ٹرین چھوٹ چکی ہے۔ اور دوسری ٹرین رات کے ۹ بجے روانہ ہوگی۔ یوں شام اودھ نے دامن پکڑ کر تیز گام مسافروں کو لکھنؤ میں ٹھیرا لیا۔ بازار میں اتفاق سے ایک سائن بورڈ پر احمدیت کا سائن دیکھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا۔ کہ احمدیت صرف سائن بورڈ پر ہے۔ دوکان میں محمودیت کی جنس رسد بھری پڑی ہے۔ خیرالدین صاحب مالک دوکان کلکتہ سائکل مارٹ کے نوجوان بھانجے دوکان میں محو خیال تھے۔ مولوی خدا بخش صاحب سے مختصر گفتگو کے بعد نوجوان مذکور نے اپنی کمزوری کو محسوس کرکے اپنے ماموں صاحب کو بلانا چاہا۔ مگر ہم خود ہی انکی دوکان کا پتہ دریافت کرکے وہاں پہنچ گئے جہاں خیرالدین صاحب کے علاوہ نثار احمد نام ایک اور صاحب بھی موجود تھے مولوی خدا بخش صاحب اور خیرالدین صاحب میں باہم گفتگو شروع ہوئی حضرت مسیح موعود کی نبوت زیر بحث تھی مولوی صاحب کی معقول اور مدلل گفتگو کے سامنے خیرالدین صاحب کو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰ کے نیچے پناہ لینے کے سوا چارہ نہ رہا۔ اور آپ نے صفحہ مذکور کی حضرت مسیح موعود کو نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص کرنے والی عبارت پر پادری جوالا سنگھ اور ڈاکٹر محمد عمر صاحب کو منصف مقرر کرنے کے لئے تجویز کیا۔ ہم چونکہ شام کو بلرام پور جانے والے تھے۔ اس لئے امر متنازعہ کا فیصلہ ہماری واپسی پر ملتوی رہا۔ شام کو لکھنؤ سے روانہ ہوکر ۲ بجے صبح بلرام پور پہنچے۔ جہاں کچھ لوگ سٹیشن پر ہمارے انتظار میں موجود تھے۔ شہر میں پہنچنے پر بھیا شیخ بہادر صاحب اور شیر بہادر خان صاحب سے ملاقات ہوئی اور معلوم ہوا۔ کہ غازی محمود دھرمپال صاحب بھی رات سے آئے ہوئے ہیں صبح کی نماز سے فارغ ہوکر غازی صاحب سے مشورہ کیا گیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ آریہ سماج کا جلسہ تین دن سے ہو رہا تھا۔ اور آج آخری دن اُن کے جلسے میں شنکا سمادھان (رفع شکوک) کے لئے دو گھنٹے کا وقت رکھا ہوا تھا۔ مولوی خدا بخش صاحب اور خاکسار نے شنکا سمادھان میں حصہ لینے پر ہمہ تن آمادگی ظاہر کی۔ غازی صاحب گو اس میں حصہ لینے پر تیار نہ تھے اور اس سے پیشتر سماج کے جلسے میں جانے سے انکار کر چکے تھے مگر اب وہ بھی تیار ہو گئے۔ شنکا سمادھان کے وقت سماج پنڈال میں پہنچے تو پہلا وقت سناتن دھرمیوں کو رفع شکوک کیلئے دیا گیا۔

سناتن دھرمیوں سے مباحثہ

سناتن دھرم کی طرف سے پنڈت کالو رام جی شاستری تھے۔ جو ایک قابل مناظر اور برجستہ مقرر ہیں مضمون زیر بحث شرادھ تھا۔ گو بحث کا ابتدائی حصہ بالائی باتوں میں ہی ضائع گیا پنڈت کالو رام جی کو اس پر اصرار تھا کہ جب آریہ سماج ویدوں کے سوا اور کسی شاستر سمرتی وغیرہ کو مستند بالذات نہیں مانتا تو پھر سوامی دیانند جی نے اپنا مطلب نکالنے کے لئے اور کتابوں سے تمسک کیوں کیا۔ آریہ مناظر کے پاس اس کا جواب سوائے اسکے کچھ نہ تھا۔ کہ ہم ویدوں کے سوا دوسری کتابوں کو مستند بالذات نہیں مانتے۔ مگر اُن کتابوں میں جو باتیں ویدوں وید کے خلاف نہیں انکو مستند مانتے ہیں۔ اور باقی کو غیر مستند مگر افسوس کہ آریہ مناظر کو شاید یہ معلوم نہیں تھا کہ سوامی دیانند نے ایسی کتابوں کو جن میں کچھ بھی ملاوٹ ہوگئی ہے۔ زہر آلود کھانے سے تشبیہ دی ہے۔ یعنی جس طرح زہر آلود کھانے کی قلیل مقدار بھی خطرناک ہوتی ہے۔ اسی طرح اُن کتابوں سے کوئی بھی حوالہ دینا خطرہ سے خالی نہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اگر دیانند جی ویدوں کی بنا پر ہی ستیارتھ پرکاش لکھتے تو وہ ایک ورقی سے زیادہ نہ ہوتی۔ خود جناب ایشور کے نام غیر مستند مستند کے سہارے پر قائم ہیں۔ ورنہ ویدوں سے وہ ایشور کا نام بھی ثابت نہ کر سکتے۔

ویدمیں مُردوں کو دعوت

اس کے بعد شرادھ کے مضمون پر مباحثہ شروع ہوا۔ پنڈت کالو رام جی نے ایسا ملفہ بند کیا۔ کہ آریہ مناظر کو سوائے تمسخر کے اور کوئی بات نہ سوجھتی تھی پنڈت صاحب نے اتھروید ۱۸-۲-۳۴ کا یہ منتر پیش کیا:

येनिखाता येपरोप्ता येदग्धा येचोद्धिताः

सर्वास्तानग्न आवहपितॄन् हविषे अत्तवे

جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے (یے) جو (نکھاتا) دفن کئے گئے (یے) جو (پروپتاہ) جنگل میں چھوڑ دیئے گئے (یے) جو (دگدھاہ) جلا دیئے گئے۔ (چ) اور جو (اُددھتاہ) معہ جسم بہشت کو گئے (اگنے) اے اگنی دیوتا (تان سرواں) اُن سب کو (ہوشے) ہوی (اتّوے) کھانے کو (آوہ) لاؤ ..... کس قدر صاف اور بغیر کسی قسم کے ابہام کے منتر میں مردہ والدین کو کھانا کھلانے کے لئے بلایا گیا ہے مگر سماجی پنڈت نے یہ بھی تمسخر میں اُڑا دیا۔ ان لوگوں کو وید وید کا شور مچاتے ہوئے دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ دل میں قطعاً وید مقدس پر ایمان نہیں۔ وید منتروں پر تمسخر اُڑایا جاتا ہے۔ اور پھر ویدک دھرمی ہونے کا دعوےٰ بھی کیا جاتا ہے۔ شرادھ مُردوں کو کھانا اور کپڑے وغیرہ پہنچانے کے متعلق متعدد منتر ہیں۔ اور پھر کوئی دیوان منتروں سے خالی نہیں۔ چاروں وید بھرے پڑے ہیں۔ مگر مرغ کی ایک ہی ٹانگ بتلانیوالوں کا کیا علاج۔ منوسمرتی میں اس پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔

مُردوں سے عطائے دولت کی دُعا

یجروید ادھیائے ۱۹ منتر ۵۹ میں ہے اگنی کہورتہ پتر ایہ آگچھنت سدہ سدہ سدت سپرنیتیہ اتہ ہومینی پرتیانی برہیشیا ریرنگ سرو ویرنگ ددھاتن ..... (ترجمہ) .. (اگنی کہورتہ) آگ کے جلائے ہوئے بزرگو (ایہ آگچھت) یہاں آکر (سدہ سدہ سدت سپرنیتیہا) اپنی اپنی جگہ پر بیٹھو اچھی محبت والے تم لوگ (اتہ) کھانا کھاؤ (دیہ یتانی) پاک (برہیشیا) مجلس میں بیٹھکر (ریرنگ) دولت (ددھاتن) اچھی طرح دیجیئے اس منتر کے ترجمہ کے لئے دیکھو شت پتھ ۲-۶-۱-۷ یا اگنی زیو دہنت سوادیتی تے پترو اگنی کہورتہ جنکو آگ جلاتے ہوئے چاٹ جاتی ہے وے بزرگ اگنی کہورتہ کہلاتے ہیں۔ نیز دیکھو اشٹا دھیائی ۱-۲-۶-۱-۴۴ پانینی سوتر کے مطابق اگنی کہورتہ پد انتو دات ہے۔ ایسے ایسے صریح منتروں کے ہوتے ہوئے مُردوں کو کھانا کھلانے سے انکار کرنا اور تمسخر اُڑانا ویدوں کی نندا (مذمت) نہیں تو کیا ہے۔ وید مقدس نے ایسے وید کی مذمت کرنے والوں کی بنسبت بڑا سخت فتوےٰ دیا ہے۔ دیکھو رگوید منڈل اول سوکت ۴ منتر ۵۔ جہاں وید کی مذمت کرنیوالوں کو سب ملکوں سے باہر کرنے کا حکم ہے (دیانندی دوستو کیسا معقول حکم ہے)

دیانندیوں کا مباحثہ سے فرار

سناتن دھرم سے فراغت ہونے کے بعد ہماری طرف سے بحث کیلئے وقت کا تقاضا کیا گیا۔ مگر آریہ سماجیوں کو بحث کا نام سنتے ہی سانپ سونگھ گیا۔ ہرچند مجبور کیا گیا۔ مگر وقت دینے پر رضامند نہ ہوئے مسلمانوں کی طرف سے یہ بھی کہا گیا۔ کہ ہم آپ لوگوں کے خرچ اخراجات اور نقصان کا معاوضہ ادا کر دینے کے لئے تیار ہیں مہربانی کیجئے۔ آج وقت نہیں تو کل یہیں تشریف رکھیں۔ اور اعتراض کرنے کا موقعہ دیجئے۔ مگر بعد مشکل نصف گھنٹہ دینے کے لئے رضامند ہوئے۔ اور اس نصف گھنٹے میں سے بھی ہم کو صرف دس منٹ دیتے اور خود بیس منٹ لیتے تھے۔ مجبوراً سماج پنڈال سے واپس آنا پڑا۔ اپنے سٹیج پر آکر ہم نے پھر ان کو کھلا چیلنج دیا۔ کہ وہ ہمارے جلسے میں آکر ہی بحث کریں۔ مگر انہوں نے نہ بحث کرنی تھی۔ نہ کی۔ دوسرے روز جمعہ کے دن مولوی خدا بخش صاحب نے ایک نہایت مؤثر خطبہ پڑھا۔ مسلمانوں کو قرآن کریم کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ جس کا اثر سامعین پر بہت عمدہ پڑا۔

اسلامی جلسہ

اور بعد نماز جمعہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلا لیکچر میں نے آریہ سماج کے متعلق دیا۔ اور ثابت کیا کہ آریہ سماج کا ویدوں کی تعلیم سے کوئی واسطہ نہیں۔ ان کے اکثر اصول من گھڑت ہیں اور قدامت روح و مادہ وغیرہ کا وید مقدس میں قطعاً ذکر نہیں اور یہ وید مقدس پر بہتان ہے۔ کہ اُس نے روح و مادہ کو قدیم کہا ہے۔ بلکہ متعدد منتروں میں صریح طور پر اس کی تردید موجود ہے۔ اس کے بعد مولوی خدا بخش صاحب نے آریوں کے بعض اعتراضوں کا جو وہ اکثر بیان کیا کرتے ہیں اور اس جگہ بھی اپنے لیکچروں میں بیان کئے تھے۔ دندان شکن جواب دیا۔ اور آریہ لیکچراروں کی اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کے باوجود دریدہ دہنی سے معترض ہونے پر افسوس کیا اور یہ ثابت کیا کہ قرآن کریم باقی تمام کتب سماوی پر فوقیت رکھتا ہے اور قرآن کریم کی ان پر وجہ فضیلت کیا ہے جس طرح گائے گھاس وغیرہ کھا کر دودھ پیدا کرتی ہے اسی طرح قرآن کریم کی تعلیم شیر آسمانی ہے جو وحی الٰہی کی مشین نے تمام سابقہ کتب کی تعلیم سے نچوڑ کر نکالا ہے۔ اور یا ایک شہد ہے جو کل اعلیٰ درجہ کے پھولوں سے تیار کیا گیا ہے۔ جس میں کل انسانی مرضوں کے لئے شفا ہے۔ اس کے بعد دھرمپال صاحب نے بلرام پور میں قیام انجمن کے لئے تحریک کی اور انجمن کی ضرورت کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی اور بلرام پور جیسے شہر میں انجمن کے نہ ہونے پر اظہار افسوس کیا اور مسلمانوں کو اُن کی غفلت پر توجہ دلائی۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ دوسرے دن مسلمانان بلرام پور کے باہمی اندرونی مناقشات کے رونما ہو جانے سے جلسہ نہ ہو سکا۔ اس لئے ہمارا وہاں ٹھیرنا ضروری نہ معلوم ہوا۔

شکریہ

مکرم بھیا شیخ بہادر صاحب بھیا شیر بہادر صاحب اور محمد عثمان خان صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنکی کوشش سعی اور للٰہی جوش سے یہ سب کچھ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ جو کچھ ان حضرات نے خدا تعالےٰ کی راہ میں صرف کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُس کی جزا دے۔ جناب راجہ بھگوتی پرشاد صاحب۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای بھی ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں کہ جن کی رعایا پروری اور حسن انتظام اور نصفت شعاری سے مسلمانان بلرام پور اور ہم کو آزادی سے جلسہ کرنیکا موقعہ ملا۔ آپ نے شامیانہ کیمپ اور اپنے اصطبل خاص میں سے گاڑی کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی۔

خاکسار۔ عبدالحق۔

از امام ایں زماں سر متاب!

ہست خاتم انبیائے کائنات
بس محمد مصطفےٰ والا صفات
سرورِ جملہ رسل خیر الانام
ہست احمد مجتبےٰ عالی مقام
متصف اوصاف جملہ انبیاء
زاں سبب صلعم شدہ خیر الوریٰ
چوں خدا بروے فرستد ہم درود
جملہ ملکوت السمٰوات علی مقصود
فرض شد اہل زمیں را پس درود
باب افضال خداوندی کشود
ہر کہ غافل شد ازیں حکم خدا
او شدہ محروم از فضل الٰہ
چوں شدہ مفروض تقلید شہا
ہر کہ در وظیفۂ اندر خطا
تکملہ شد چونکہ فرقان حمید
تا قیامت ہست حجت را کلید
حاجتے دیگر نبی چہ شد پدید
ختم محمد نیز فرقان مجید
بر فلک زندہ ہم عیسےٰ داشتن
ہم نزولش را اتقیا انگاشتن
بس خیال ہست و محال ہست نقل
نزد اہل ہوش مردے ذی عقول
چوں نزول آں مجدد را ترتیب کرد
کلا نبی بعدی را تکذیب کرد
کاذبے عیسےٰ حدیث مصطفاء
گر بیاید اُمتی ہست نش کجا
یک گراں منصبش دادی بحال
بر نبوت مصطفےٰ آید زوال
اندریں صورت نبوت رائگاں
عیسےٰ را ختم نماندہ عز و شان
ایں چہ گستاخی بگو اے مولوی
مے پسندی راہ باطل کجروی
امر خود در آگہی از علم دین
لیک داری با نبیاں بغض و کیں
غور کن بر آں حدیث مصطفاء
عالمان اُمتی چوں انبیاء
اندریں زمرہ بیاید آں مسیح
از صفات ابن مریم بالتصریح
ابن مریم آمدہ نشناختی
از خودی فہم و ذکا را باختی
اف ز انکار امام وقت نیز
مے برد انساں را عقل و تمیز
ظلمت از قلب سیاہ پس دور کن
از تدبر قلب را پر نور کن
کمر بستہ اندریں ہشیار باش
در ہمہ دین احمد یار باش
توبہ کن از فتوئے کفر و نفاق
پیدا کن با اہل قبلہ اتفاق
گامزن بر اسوۂ حسنہ رسول
گر رضائے رب تو بخواہی حصول

از امام ایں زماں سر متاب
تا نشو بعد از مرگ ناکامیاب

عرضیہ خاکسار عبدالحکیم کاتب عفی عنہ

مکتوبات امیر

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب پیغام صلح زاد عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس عاجز کا ارادہ ہے کہ سیدی و مولائی حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ کے خطوط کا پہلا ایڈیشن طبع کرایا جاوے۔ اس کے بعد انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری رکھا جائیگا۔ لہٰذا آپ کے موقر اخبار کے ذریعہ سے عام اطلاع دیجاتی ہے کہ جو احباب اس قسم کے خطوط جن میں سلسلہ کے متعلق یا کسی اور دینی مسئلہ کے متعلق حضرت نے اظہار خیالات فرمایا ہو۔ اُن کی نقل میرے پاس بغرض اشاعت بھیجکر ممنون فرمائیں گے۔ اُن کا شکر گذار رہوں گا۔ عنقریب کافی خطوط بہم پہنچنے پر یہ مجموعہ خطوط کتابی صورت میں طبع کرا دیئے جائینگے۔ والسلام ✦

خاکسار۔ سید محمود اختر احمدی سب انسپکٹر تھانہ بیاگپور ضلع بہرائچ۔

جلسہ سیالکوٹ

جس کے آئندہ ۳۱ و یکم اپریل سنہ ۱۷ء کو ہونے کی خبر گذشتہ اشاعت میں دیجا چکی ہے ملتوی ہوگیا ہے۔ دوبارہ تاریخیں مقرر ہونے پر اطلاع دی جائے گی ✦